ایف آئی آر (ابتدائی اطلاعی رپورٹ) درج کرانے کا طریقہء کار

بحوالہ

ضابطہء فوجداری 1898ء

یہ معلوماتی مواد عام فہم اردو زبان میں عوام کی رہنمائی کیلیئے وزارت قانون، انصاف
اور انسانی حقوق کے انصاف تک رسائی کے پروگرام کے پیچ نمبر 3 کے تحت تیار کیا گیا ہے۔
اس مواد کی تیاری کے لئے تکنیکی معاونت سی آر سی پی نے فراہم کی ہے۔

ایف آئی آر (ابتدائی اطلاعی رپورٹ) درج کرانے کا طریقہء کار

سوال 1۔ ایف آئی آر سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ کسی بھی جرم کے واقع ہونے کی صورت میں وہ اطلاع جو ابتدائی طور پر تھانے میں لکھوائی جائے ایف آئی آر کہلاتی ہے۔ایف آئی آر کی بنیاد پر ہی پولیس مقدمہ کی تفتیش شروع کرتی ہے۔

سوال 2۔ ایف آئی آر درج کرانے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب۔ ایف آئی آر قریبی تھانے میں جا کر ایس ایچ او کے نام درخواست لکھ کر درج کرائی جاسکتی ہے۔ عام طور پر تھانے میں محرر ہوتا ہے جو ایف آئی آر درج کرنے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔اس کے علاوہ زبانی یا ٹیلیفون پر بھی ایف آئی آر درج کرائی جاسکتی ہے۔

سوال 3۔ ایف آئی آر درج کراتے وقت کن باتوں کا خیال رکھنا چاہئے؟

جواب۔ ایف آئی آر درج کراتے وقت درج ذیل باتوں کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے:

(1) وقت ضائع کئے بغیر ابتدائی رپورٹ درج کرانی چاہیے کیونکہ غیر ضروری تاخیر اس رپورٹ کو مشکوک بنا دیتی ہے۔

(2) رپورٹ میں صرف وہ باتیں درج کرانی چاہئیں جن کو رپورٹ لکھوانے والا ذاتی طور پر جانتا ہو یا کسی قابل اعتبار ذرائع سے اس کے علم میں آئی ہوں۔

(3) وقوعہ کی تاریخ، وقت اور جرم کی نوعیت بھی وضاحت سے درج ہونی چاہیے۔

(4) اگر کسی پر شک ہو تو اس کا نام بھی ایف آئی آر میں درج کرایا جاسکتا ہے۔

سوال 4۔ اگر متعلقہ پولیس افسر ایف آئی آر درج نہ کرے تو کیا کرنا چاہیے؟

جواب۔ ایف آئی آر درج کرانا ہر شہری کا آئینی اور قانونی حق جبکہ اسے درج کرنا پولیس کی ذمہ داری ہے۔ پولیس کی طرف سے ایف آئی آر درج کرنے سے انکار کی صورت میں متعلقہ افسران مثلاً ڈی پی او (ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر) یا ایس ڈی پی او (سب ڈویژنل پولیس آفیسر) کو شکایت کی جاسکتی ہے۔

سوال 5۔ اگر ایف آئی آر کسی صورت میں بھی درج نہ ہو سکے تو ایسی صورت میں کیا کرنا چاہیے؟

جواب۔ اگر پولیس ایف آئی آر درج کرنے سے انکار کردے تو متاثرہ فرد سیشن جج کے پاس ضابطہ فوجداری کی دفعہ A-22 کے تحت اس کی شکایت کرسکتا ہے۔اس کے علاوہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ (3)156 کے تحت علاقہ مجسٹریٹ کے پاس بھی شکایت درج کرائی جاسکتی ہے۔مزید یہ کہ آئین پاکستان کی دفعہ 199 کے تحت ہائی کورٹ میں رٹ بھی دائر کی جاسکتی ہے لیکن ایسا کرنا اسی صورت میں مناسب ہوگا جب پہلی دو صورتوں پر عمل نہ ہو سکے۔

سوال 6۔ کیا ایف آئی آر درج کرانے کے لئے کسی وکیل کی مدد لینا ضروری ہے؟

جواب۔ ایف آئی آر درج کرانا ہر شہری کا آئینی اور قانونی حق ہے۔اس کام کے لئے کسی بھی وکیل کی مدد لینا ضروری نہیں ہے۔

سوال 7۔ جھوٹی ایف آئی آر درج کرانے والے شخص کے خلاف کیا کاروائی کی جاسکتی ہے؟

جواب۔ ہر رپورٹ درج کرانے والے کی قانونی ذمہ داری ہے کہ وہ صحیح اطلاع دے۔اگر وہ کسی بے گناہ شخص کو نقصان پہنچانے کی غرض سے اطلاع دینے میں جان بوجھ کر غلط بیانی سے کام لے گا تو متعلقہ مجسٹریٹ الزام جھوٹا ثابت ہونے پر اس کے خلاف تعزیرات پاکستان کے تحت کاروائی عمل میں لاتے ہوئے اسے قید اور جرمانے کی سزا دے سکتا ہے۔

سوال 8۔ کیا تمام جرائم پر ایف آئی آر ایک ہی طریقہ سے درج ہوتی ہے؟

جواب۔ جرائم کی دو بنیادی اقسام ہیں جن کی ایف آئی آر درج کرانے کا طریقہ درج ذیل ہے:

(1) **جرم قابل دست اندازی پولیس**

جرم قابل دست اندازی پولیس کے بارے میں کوئی بھی اطلاع ایف آئی آر کا درجہ حاصل کر لیتی ہے۔ایسی کسی بھی اطلاع پر پولیس رپورٹ لکھنے کی پابند ہوتی ہے اور خود بخود تفتیش شروع کر سکتی ہے۔

(2) **جرم نا قابل دست اندازی پولیس**

جرم نا قابل دست اندازی پولیس کی صورت میں اطلاع موصول ہونے پر پولیس رپورٹ درج کر کے اطلاع دینے والے کو علاقہ مجسٹریٹ کے سامنے پیش ہونے کی ہدایت کرتی ہے۔اس صورت میں پولیس مجسٹریٹ کے حکم کے بغیر تفتیش شروع نہیں کر سکتی اور نہ ہی بغیر وارنٹ کسی کو گرفتار کر سکتی ہے۔

سوال 9۔ قابل دست اندازی پولیس اور نا قابل دست اندازی پولیس جرائم سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ وہ جرائم جن میں پولیس ملزم کو بغیر وارنٹ گرفتار کر سکتی ہے قابل دست اندازی پولیس جرائم کہلاتے ہیں۔ایسے جرائم کیلئے درج ذیل صورتیں موجود ہونا ضروری ہیں:

(1) جرم کی سزا سخت ہو (تین سال یا اس سے زیادہ)۔

(2) جرم کی نوعیت ایسی ہو کہ اس سے جھگڑا ہونے کا خدشہ ہو یا امن کی صورتحال خراب ہو سکتی ہو۔

(3) جرم کا تعلق ریاست کی ایسی ذمہ داریوں سے ہو جو معاشرے میں امن کے قیام کے لئے حکومت پر عائد ہوتی ہوں۔جرائم قابل دست اندازی پولیس میں قتل، چوری، ڈاکہ، زنا اور اغواء برائے تاوان وغیرہ شامل ہیں

نا قابل دست اندازی پولیس جرائم

ایسے معمولی نوعیت کے جرائم جن میں پولیس کسی کو وارنٹ کے بغیر گرفتار نہیں کر سکتی نا قابل دست اندازی پولیس جرائم کہلاتے ہیں۔

سوال 10۔ کیا قانونی طور پر پولیس سے ایف آئی آر کی نقل حاصل کی جاسکتی ہے؟

جواب۔ ایف آئی آر کی نقل حاصل کرنے کا حق نہ صرف درج کرانے والے بلکہ ملزم کا بھی ہے تا کہ وہ اس پر قانونی مشورہ لے سکے۔

سوال 11۔ کیا ایف آئی آر درج کرتے وقت پولیس اپنی طرف سے کسی چیز کا اضافہ یا کمی کرسکتی ہے؟

جواب۔ پولیس قانونی طور پر اس بات کی پابند ہے کہ وہ درست رپورٹ درج کرے۔ غلط رپورٹ درج کرنے کی صورت میں متعلقہ پولیس افسر کو تعزیرات پاکستان کے تحت قید اور جرمانے کی سزا مل سکتی ہے۔ اگر کسی کو اس سلسلے میں کوئی خدشہ ہو تو تھانے کے ایس ایچ او کے نام لکھی گئی درخواست کی فوٹو کاپی پر ایف آئی آر لکھنے والے محرر یا ڈیوٹی افسر سے وصولی کے دستخط کرائیں تا کہ کسی مسئلہ کی صورت میں اسے متعلقہ عدالت میں پیش کی جاسکے۔

سوال 12۔ اگر رپورٹ لکھوانے والا شخص ان پڑھ ہو تو اسے کیسے پتہ چلے گا کہ رپورٹ میں وہی کچھ لکھا گیا ہے جو اس نے بیان کیا؟

جواب۔ اگر اطلاع تھانے میں زبانی طور پر دی گئی ہو تو اسے لکھنے والا پولیس افسر پڑھ کر سنائے گا اور لکھوانے والے کے دستخط لے گا یا نشان انگوٹھا لگوائے گا۔ اس کے علاوہ ان رپورٹوں میں لکھی گئی باتیں تھانے میں اس مقصد کیلئے رکھے گئے رجسٹر میں بھی لکھی جاتی ہیں۔ اگر کوئی شخص چاہے تو ایف آئی آر لکھواتے وقت اپنے ساتھ کوئی پڑھا لکھا شخص بھی لے جاسکتا ہے۔

سوال 13۔ کیا ایف آئی آر درج کرنے کے بعد پولیس باقی کاروائی خود ہی کرتی ہے؟

جواب۔ اگر جرم قابل دست اندازی پولیس ہو تو تھانے میں مقرر کردہ تفتیشی ٹیم موقع پر جا کر اپنی تفتیش شروع کرسکتی ہے۔ اگر جرم معمولی نوعیت یا ناقابل دست اندازی پولیس ہو تو پولیس کسی فرد کی طرف سے دی گئی اطلاع کو مجسٹریٹ کے پاس بھیج دے گی اور اگر مجسٹریٹ مناسب سمجھے تو پولیس کو تفتیش کا حکم دے سکتا ہے جس پر پولیس قابل دست اندازی پولیس جرائم کی طرح اس جرم کی تفتیش کرے گی۔

سوال 14۔ ایف آئی آر درج کرانے کے طریقہ کار سے متعلق مزید معلومات کہاں سے حاصل کی جاسکتی ہیں؟

جواب۔ درج ذیل ذرائع سے بھی ایف آئی آر (ابتدائی اطلاعی رپورٹ) درج کرانے کے طریقہ کار سے متعلق مزید معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں:

(1) قانون و انصاف کمیشن، حکومتِ پاکستان، سپریم کورٹ بلڈنگ، اسلام آباد۔ فون نمبر 051-9220483۔ فیکس نمبر 051-9214416، ای میل ljcp@ljcp.gov.pk، ویب سائٹ www.ljcp.gov.pk۔

(2) کنزیومر رائٹس کمیشن آف پاکستان (سی آر سی پی) پوسٹ بکس 1379، اسلام آباد۔ فون نمبر 111-739-739، فیکس نمبر 051-2825336، ای میل main@crcp.org.pk۔

(3) ضلع اور تحصیل کچہری میں موجود دفتر معلومات۔